Date: Day:

س1 اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں کی وضاحت کریں۔

1۔ گڈ گورننس:

اقوام متحدہ کی تعریف کے مطابق اچھی طرزِ حکمرانی کا مطلب ہے شمولیت، شفافیت اور جوابدہی۔ جو کہ منصفانہ پہلو رکھتا ہو اور غریب اور کمزور طبقوں کو بھی فیصلہ سازی میں شامل کرے۔ اسی طرح فرانسس فوکویاما (Fukuyama) کے مطابق اچھی طرزِ حکومت کا مطلب ہے کہ وہ قوانین بنا سکے، ان کا نفاذ کر سکے اور خدمات فراہم کر سکے چاہے وہ حکومت جمہوری ہو یا نہ ہو۔ اسلام میں اچھی طرزِ حکمرانی کا مطلب ہے کہ عوام کو تمام بنیادی حقوق حاصل ہوں اور ایک ایسا معاشرہ تشکیل پا سکے جہاں انصاف، مساوات، مشاورت، لہٰذا ظلم سے گریز کو یقینی بنایا جا سکے۔ ریاست مدینہ اس کی بہترین مثال ہے جہاں رشوت کی ممانعت، عادلانہ معیشت، مساکین کی مدد جیسے اصول موجود تھے۔ اسلام نے واضح انداز میں گڈ گورننس کے اصول وضع کیے ہیں۔

CamScanner

Day:

ج۔ اسلامی تناظر میں گڈ گورننس کے عناصر:

اچھا طرزِ حکومت یا ریاست کی بنیادی ضرورت اور عوام کا حق ہے۔ اسلام ایک جامع دین ہے اس میں اچھے طرزِ حکمرانی کے تمام اصول وضع کر دیئے گئے ہیں جن سے ایک پُرامن معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

• عدل و انصاف:

اسلام کا طرزِ حکمرانی عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ عدل اسلامی حکومت کی بنیاد ہے۔ سورۃ النحل میں ارشاد ہوا:

"اللہ تعالیٰ انصاف اور عدل کا حکم دیتا ہے۔"

قرآن مجید میں واضح طور پر عدل و انصاف کا تذکرہ ملتا ہے۔ اسی طرح حضورﷺ نے بھی انصاف پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔"

Day:

اسلام کے تصورِ حکمرانی کا انصاف کے ساتھ گہرا تعلق ہے کہ عدل و انصاف کے بغیر مثالی معاشرہ فلاحی ریاست کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکتا۔ حضرت عمرؓ کا دورِ حکومت مثالی سمجھا جاتا ہے ان کے طرزِ حکمرانی کی مثالیں کتابوں میں موجود ہیں۔ انہوں نے فرمایا:

"اگر دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی بھوک سے مر گیا تو عمر کو اس کا جواب دینا ہو گا۔"

• شورائیت کا عمل دخل:

اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں میں شورائیت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ سورۃ آل عمران میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ

"اور معاملے میں ان سے مشورہ کرو"

حضور ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ معاملات

میں کثرت سے مشورہ فرماتے تھے۔
حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے
ہیں کہ میں نے کوئی شخص ایسا
نہیں دیکھا جو حضورﷺ سے زیادہ
اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتا ہو۔
لہٰذا اسلام میں مشورہ کو بہت
اہمیت حاصل ہے اور اسلامی
طرزِ حکمرانی میں خلیفہ ان تمام
امور میں جن میں مشورے کی
ضرورت ہوتی ہے، وہ مشورہ
کرتا ہے۔

• قانونی مساوات:
اسلامی طرزِ حکمرانی میں قانون
کی بالادستی ہے۔ اسلام کی نظر میں
کوئی بھی شخص قانون سے بالاتر
نہیں ہے۔ حجۃ الوداع کے موقع پر
حضورﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کسی عربی کو کسی عجمی پر
اور کسی عجمی کو کسی عربی پر
کوئی فضیلت حاصل نہیں مگر
صرف تقویٰ کی بنیاد پر"

اسی طرح حضرت علیؓ اور ایک غیر مسلم
نے جب ایک دوسرے کے خلاف
عدالت میں مقدمہ لڑا تو قاضی نے
غیر مسلم کے حق میں فیصلہ سنایا۔
یہ قانون کی حکمرانی کی بہترین مثال
ہے۔ یہ تصور اسلام گڈ گورننس
میں بھی پیش کرتا ہے جس سے
فلاحی معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

• اصولی ریاست کا تصور:
اسلام میں گڈ گورننس میں اصولی
ریاست کا تصور موجود ہے۔ جس
کی بنیاد نہ تو رنگ و نسل پر ہے
نہ ہی زبان کی بنیاد پر۔ اسلام
میں طرزِ حکمرانی فلاح کے اصولوں
کے گرد گھومتی ہے جس میں انصاف
قائم کرنا، نیکیوں کا حکم دینا
اور برائیوں سے روکنا سرفہرست
ہیں۔

• رشوت کی ممانعت:
اسلام میں رشوت حرام ہے۔ اور
رشوت کی موجودگی میں مثالی حکمرانی

ممکن نہیں ہے۔ رشوت لالچ اور زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی خواہش کا سبب بنتی ہے۔ حضور ﷺ نے رشوت لینے والے اور دینے والے دونوں کو سخت وعید سنائی ہے کہ وہ دونوں اس جرم میں برابر کے شریک ہیں۔ ارشاد ہوا:

"رشوت لینے والا اور دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔"

غرض یہ کہ اسلامی معاشرہ میں رشوت حرام ہے اور اسلامی طرزِ حکمرانی میں بھی رشوت ناقابل قبول ہے۔ رشوت جیسے فعل چونکہ عہدے کا غلط استعمال جیسے رجحانات کو فروغ دیتے ہیں اس لئے اسلامی طرزِ حکمرانی میں ان کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی۔

- ناجائز ذرائع سے اجتناب:

اسلامی طرزِ حکمرانی ناجائز ذرائع

سے اجتناب برتنے پر زور دیتا ہے
غیر جانبداری دوستی کا معمول
بن زندگی کا مقصد بن چکا ہے جبکہ
شریعت پہ تعلیم دیتی ہے۔ انسان
کا دنیا میں بھیجے جانے سے
قبل ہی مقرر کیا جا چکا ہے۔ انسان
کو جہاں جنت بنا کر اس کے دنیا میں
بھیجا گیا اور اس کو دنیا کے وسائل
استعمال کرنے کی اجازت دی
تو وہیں یہ حکم بھی صادر کیا گیا
کہ وہ نا جائز ذرائع سے دور رہے
اور نیکی اور بدی کے راستے میں
سے خود انتخاب کرے۔ اسی
طرح بدی کے راستے پر چلنے والے کو
قرآن مجید میں سخت وعید بھی
سنائی گئی ہے۔ لہٰذا اسلامی معاشرہ
ہر طبقے میں انصاف سے کام لینے
کی تبلیغ کرتا نظر آتا ہے۔

• ذمہ داری کا احساس: •

اسلام ذمہ داری کا احساس کرنے
اور اس کو بخوبی نبھانے کی تلقین
کرتا ہے۔ اسلامی طرزِ حکمرانی میں

افسران اپنی ذمہ داریوں سے
واقف ہوتے ہیں اور اپنے عہدے
کا درست استعمال کرتے ہیں۔
حضورؐ کا ارشاد ہے:
"تم میں سے ہر شخص راعی
ہے اور تم میں سے ہر شخص
سے اس کی رعیت کے متعلق
سوال کیا جائے گا۔"
اس حدیث کے مطابق ہر شخص
سے اس کی ذمہ داریوں کے متعلق
باز پرس ہو گی اسی طرح افسران
سے ان کی ذمہ داریوں کے متعلق
سوال ہو گا۔ اسلام کے گڈ گورننس
میں اس اصول کو بہت اہمیت
حاصل ہے کہ یہ ہر انسان میں
احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے
اور ذمہ داریوں کو احسن طریقے
سے نبھانے پر زور دیتا ہے۔

• رعایا کی فلاح و بہبود:
اسلام میں گڈ گورننس کے اصولوں
میں ایک اصول رعایا کی فلاح و
بہبود کے لیے کام کرنا بھی ہے۔

اسلام میں اچھے طرزِ حکمرانی کا مقصد عوام کی ضروریات کو پورا کرنا ہے۔ جیسے کہ آ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایک شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اسی طرح اسلامی طرزِ حکمرانی عوام الناس کے لیے کام کرتی ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں اتنی خوشحالی تھی کہ بیت المال بھر گیا اور ان کے دورِ حکومت میں کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ رہا۔ لہذا اسلامی ریاست عوام کی ضروریات کو پورا کرنا اولین ترجیح سمجھتی ہے۔

- جواب دہی اور امانت داری:

اسلام میں طرزِ حکمرانی کا بنیادی تصور امانت داری ہے۔ اسلام میں حکمران بھی عوام کے سامنے جواب دہ ہیں۔ خلفائے راشدین کے دور میں ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں انہوں نے جواب دہی کے اصول کو پروان چڑھایا۔

Date:

Day:

حضرت عمر رضہ کے دور میں بیت المال
سے چادریں تقسیم کی گئی۔ آپ رضہ
کا قد چونکہ اونچا تھا لہذا آپ رضہ سے
بھری مجلس میں سوال کیا گیا کہ
بیت المال سے ملی ہوئی چادر
سے آپ نے لباس کیسے بنوایا۔
آپ رضہ نے حکمران کی جواب دہی
کی اعلیٰ مثال قائم کرتے ہوئے
اس کا تسلی بخش جواب فراہم
کیا۔ چنانچہ اسلام حکمران کی
امانت داری اور جواب دہی
پر زور ڈالتا ہے جس سے معاشرہ
کا توازن قائم رہتا ہے اور وہ
ایک فلاحی معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔

• تنقید کا حق:

حضرت عمر رضہ کے اس واقعے سے یہ
بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام
کا طرزِ حکمرانی ہر شہری کو تنقید کا
حق بھی دیتا ہے۔ اسلام میں
گڈ گورننس کے اصولوں میں جہاں
شخصی آزادی کا تحفظ موجود ہے

Date: Day:

بھی اقدامات کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

- **معلم اور داعی ریاست کا تصور:**

اسلام کا طرزِ حکمرانی جہاں شہریوں کے حقوق و فرائض اور شہریوں کو تحفظ دینے کی بات کرتا ہے وہیں ریاست کو اخلاقی تعلیم اور تہذیب و تمدن کی ترویج کی ذمہ داری بھی دیتا ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"بلاشبہ میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

اسلام میں تعلیم کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین تک جانا پڑے۔ لہٰذا یہ اسلامی طرزِ حکمرانی کا بنیادی اصول ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی تعلیم و تربیت کا بندوبست بھی کرتی ہے۔

Date: ____________ Day: ____________

3 - خلاصہ بحث :

اسلام میں گڈ گورننس کا تصور
صرف شہریوں کو تحفظ فراہم کرنا
ہی نہیں ہے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت
کی ذمہ داری بھی پوری کرنا ہے۔
اسلام میں طرزِ حکمرانی جہاں
عدل و انصاف کے اصولوں پر
مبنی ہے وہیں شخصی آزادی کے بھی
تحفظ کی بھی یقین دہانی کراتی ہے۔
اسلام میں گڈ گورننس کا تصور
ایک مثالی معاشرہ قائم کرتا ہے
جہاں معاشرتی قانونی مساوات
کا بول بالا ہو اور شہریوں کو
تمام بنیادی حقوق حاصل ہوں۔

س # 2 مندرجہ ذیل پر نوٹ لکھیں:
1۔ خلیفہ حضرت عمرؓ کی اصلاحات

1۔ تعارف:
خلفائے راشدین نے فلاحی ریاست کا جو ڈھانچہ پیش کیا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ان کے دورِ حکومت میں بعد کے زمانوں کے لیے روشن ہدایات موجود ہیں۔ ان کے دورِ حکومت میں خلیفہ حضرت عمرؓ کی اصلاحات نہایت اہم ہیں۔
انہوں نے نہ صرف انسانی حقوق کی تعظیم کا خیال رکھا بلکہ طرزِ حکمرانی کی اعلیٰ مثال قائم کی۔ ان کے دورِ حکومت میں عالم تھا کہ بیت المال بھر گیا اور کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ رہا۔
لہذا حضرت عمرؓ کے دور کو سنہری دور کہا جاتا ہے جس میں بعد میں آنے والوں زمانوں کے لیے بیسوں ہدایات موجود ہیں۔

تاریخ: ___/___/___

5۔ حضرت عمرؓ کی اصلاحات:

حضرت عمرؓ کی اصلاحات اسلامی تاریخ میں مثالی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کے دور میں اسلامی ریاست نہ صرف وسیع ہوئی بلکہ مضبوط انتظامیہ کی بنیاد بھی رکھی گئی۔

• عدلیہ کا نظام:

ملک میں انصاف کا بول بالا کرنے کے لیے حضرت عمرؓ نے آزاد عدلیہ کی بنیاد رکھی۔ انہوں نے مردم شماری کروائی اور اضلاع میں باقاعدہ عدالتیں قائم کیں۔ انہوں نے قاضیوں کو تاکید کی کہ فیصلے قرآن و سنت کے مطابق کریں اور عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ حضرت عمرؓ نے قاضی کی تنخواہیں پانچ سو درہم ماہانہ مقرر کیں تاکہ وہ رشوت سے باز رہیں۔ حضرت عمرؓ کے بیٹے نے جب شراب پی تو

انہوں نے قانون کے مطابق اس کو بھی سزا دلوائی۔ حضرت عمرؓ کا دورِ حکومت عدل و انصاف کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔

• **محکمہ پولیس:**

ملک میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے حضرت عمرؓ نے **احداث** یعنی پولیس کا محکمہ قائم کیا۔ جس کے افسر کا نام **صاحب الاحداث** تھا۔ آپؓ نے سیدنا **ابو ہریرہ** کو **بحرین** کا صاحب الاحداث بنایا تو انہیں خاص طور پر ہدایت کی کہ امن و امان قائم رکھنے کے ساتھ احتساب کی خدمات بھی سرانجام دیں۔ ان سے پہلے عرب میں جیل خانوں کا تصور موجود نہیں تھا۔ انہوں نے مکہ مکرمہ میں صفوان بن امیہ کا مکان چار ہزار درہم میں خرید کر اس کو جیل خانہ بنایا پھر دوسرے اضلاع میں بھی جیل خانے بنوائے۔

- بیت المال کا نظام:

حضرت عمرؓ نے بیت المال کا نظام قائم کیا۔ خلافت فاروقیؓ سے پہلے مستقل خزانہ کا وجود نہیں تھا بلکہ جو کچھ آتا، اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے 15 ہجری میں مستقل خزانہ کی ضرورت محسوس کی اور مجلس شوریٰ کی منظوری کے بعد بیت المال کا قیام عمل میں آیا۔ دارالخلافہ کے علاوہ دیگر اضلاع میں بھی اس کی شاخیں قائم کی گئی۔ اصفہان میں حضرت خالد بن حارثؓ خزانہ کے افسر تھے۔ صوبہ جات سے جو آمدنی آتی تھی وہ سالانہ مصارف کے بعد مدینہ کے بیت المال میں منتقل کر دی جاتی تھی۔ حضرت عمرؓ نے بیت المال کو ضرورت مندوں کی مدد کے لیے مختص کیا۔

• فوجی نظام:

حضرت عمرؓ نے مضبوط دفاع کے لئے مضبوط فوجی نظام قائم کیا۔ مستقل فوجی چھاؤنیاں توفہ وغیرہ میں قائم کیں۔ اسی طرح فوجیوں کے لئے تنخواہیں مقرر کیں۔ سرحدوں کی حفاظت کے لئے نگرانی کا نظام قائم کیا۔

• انفراسٹرکچر کی تعمیر:

حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں تعمیرات کا کام نہایت منظم طریقے سے شروع کیا گیا۔ حکام کی رہائش کے لئے سرکاری عمارتیں تیار کی گئیں۔ رفاہِ عامہ کے لئے سڑکیں، پل اور مساجد کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مسافروں کے لئے مہمان خانے تعمیر کیے گئے۔

• زراعت کی ترقی:

حضرت عمرؓ نے زراعت کی

تاریخ: __/__/__

ترقی کے لیے ملک میں نہریں
کھدوائی۔ آبپاشی کے منصوبے
شروع کیے گئے۔ زمین پر ٹیکس
عائد کیا۔ غیر استعمال شدہ زمین
کو کاشت کے لیے حصوں میں تقسیم
کیا۔ عشر و خراج کا نظام قائم
کیا۔

• شہری انتظامیہ:

حضرت عمرؓ نے حج کے راستے
میں مسافروں کے لیے سرائے بنوائے
اسی طرح آرام گاہیں بنوائی گئیں
مکہ اور مدینہ میں 17 ہجری میں
ہر منزل پر چوکیاں، سرائیں اور
چشمے تیار کرائے۔ ابی موسیٰ اور
نہر معقل جیسی نہریں بھی تعمیر کرائی
جن کا مقصد میٹھا پانی فراہم کرنا تھا

3- خلاصہ بحث:

حضرت عمرؓ کا دور مثالی تھا
جس نے اسلام کو نہ صرف مضبوط

کیا بلکہ فلاحی معاشرے کی
مثال بھی قائم کی۔ ان کے
عوامی خدمات کے جذبے نے وہ
مثال قائم کی جو آج بھی دنیا کے
لئے راہنمائی کا ذریعہ ہے۔

۵۔ سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں:

۱۔ تعارف:
سرکاری ملازمین ریاست
کے نمائندہ کی حیثیت سے کام
کرتے ہیں اور عوام کی فلاح
و بہبود ان کی اولین ذمہ داری
ہوتی ہے۔ اسلام میں سرکاری
ملازمین کی جو ذمہ داریاں وضع
کی گئی ہیں، ان میں دیانت داری
سے کام کرنا، قومی وسائل کی
حفاظت اور منصب کا درست
استعمال شامل ہیں۔ ان پر عمل پیرا
ہو کر ایک مثالی معاشرہ قائم
میں لایا جا سکتا ہے۔

9 اسلامی نظام میں سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں

• معاملات میں دیانت داری

ایک سرکاری افسر کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہے کہ وہ معاملات میں دیانت دار ہو۔ وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنا جانتا ہو اور ان کو بخوبی نبھائے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے:

"تم میں سے ہر ایک شخص داعی ہے اور ہر ایک شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔"

• اقربا پروری سے اجتناب:

اقربا پروری کا مطلب ہے میرٹ کی خلاف ورزی کر کے رشتہ داروں کو نوازنا۔ سرکاری افسران کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے اجتناب کریں۔ خلفائے راشدین کے دور

تاریخ: __/__/__

حکومت کی مثالیں بھی موجود ہیں
کہ انہوں نے ہر معاملے میں
قانونی اور معاشرتی مساوات
کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔

- **قومی وسائل کی حفاظت:**
سرکاری ملازمین کی اولین
ذمہ داری قومی وسائل کی
حفاظت ہے۔ اس میں غفلت
اور بے پرواہی اسلام کی نظر میں
قابلِ قبول نہیں۔

- **ریاست کے ساتھ وفاداری:**
سرکاری ملازمین ریاست کے
ساتھ وفاداری کا حلف اٹھاتے
ہیں۔ عہد کے بارے میں ارشادِ
باری تعالیٰ ہے:

"وعدہ پورا کیا کرو بلاشبہ
وعدے کی پوچھ گچھ ہوگی۔"